ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

فَیُضَانِ مَدَنی اِنُعَامات

(اسلامی بہنوں کے لیے)

23 - MARCH - 2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

1…فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

2…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گی۔ جو کچھ سنو گی اسے سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے ،بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی، دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچو نگی، نہ بیان کی ریکارڈنگ کرو نگی نہ اور کسی قسم کی آواز (کہ اسکی اجازت نہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نَفس !اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالیٰ کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ چیزیں لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفس کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: ”اے نَفس !اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیا بیچنے کے لئے صَدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حَسِین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشِق ہو گئی اور اُسے بہانے سے

www.dawateislami.net

محل کے اندر بُلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زَرْق بَرْق لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سامال دوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفْس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفْس کو مُخاطب کرتے ہوئے) کہا: "اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر" پھر اس عورت کو جواب دیا: "مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔" وہ عورت کہنے لگی: "تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔" اس شخص نے پھر کہا: "اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔" اور نجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: "مجھے مُہلت دو کہ میں وُضُو کرکے دو رَکعتیں ادا کرلوں۔" اجازت ملنے پر اس نے وُضُو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکعت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس (20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: "اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔" یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ تعالٰی نے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: "جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میرے عِتاب (یعنی میری ناراضی) کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔" حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھا دیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اَعمال کے

---

1 . . . دُرّۃ الناصحین، المجلس التاسع والستون . . . الخ، ص ۲۷۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

اِحتِساب کا معمول بنالیتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گُناہوں سے بچانے میں مُعاوِن ثابِت ہوتی ہے جیسا کہ اُس نیک شخص کا دِل جونہی گُناہ کی طرف مائل ہوا تو فکرِ مدینہ کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: ”اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ گناہ سے بچ گیا نیز یہ بھی پتا چلا کہ مُشکل وقت میں نیکیاں کام آتی ہیں، بسا اوقات ان کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی مَدَد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مُصِیبت آسان ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب اُس نیک شخص نے گُناہ سے چھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بُلندی سے چھلانگ لگائی تو مَدَدِ الٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت و جسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔ یاد رہے کہ ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے خُود کو گُناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال بجالائیں، نیک اَعْمال کی وجہ سے نہ صرف مَدَدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شُمار سَعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، اس کے علاوہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآنِ کریم میں ترغیب کیلئے جا بجا نیک اعمال کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ البینۃ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ⑦ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ (پ ۳۰، البینۃ: ۷۔۸)	ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچّھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اَعمال کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خُوش نصیبوں کو جنّتی باغات اور اپنی رضا کی خوشخبری عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کو بیکار کاموں اور فضول تبصروں میں گنوانے کے بجائے آخرت کے لئے نیکیوں کا خُوب خُوب ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اِخلاص و اِستِقامت کے ساتھ نیک اَعمال میں مصروف رہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں نیک اعمال بجالانے کے دلنشین فضائل وبرکات بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب دو فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں، چُنانچہ

نیک اعمال کے فضائل

1. بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حُسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الاخلاق والعفو عمن ظلم، ۸/۳۴۳، رقم: ۱۳۶۸۴)
2. جس نے اپنی بقیہ زندگی میں نیک اعمال کئے تو اس کی ان خطاؤں کو بخش دیا جائے گا جو ماضی میں ہو چکی تھیں اور جس نے اپنی بقیہ زندگی میں بُرے اعمال کئے تو اس کی گزشتہ اور آئندہ زندگی میں ہونے والی خطاؤں پر اس کی پکڑ کی جائے گی۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/۱۲۸، حدیث: ۶۸۰۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! یاد رکھئے! اِستِقامت کے ساتھ گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے فکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا اِحتِساب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعمال کے اَنجام پر سنجیدگی سے اس طرح غور کرے کہ ماضی میں جو کچھ کرتا رہا اور اب بھی اسی پر قائم ہوں تو کیا یہ کام میری آخرت کے لئے مُفید بھی ہیں یا نُقصان دِہ ثابت ہوں گے؟ یقیناً جو مُسلمان فِکرِ آخرت کی عادت بنالیتا ہے اس کے کردار و گُفتار میں رفتہ رفتہ نِکھار پیدا ہو جاتا ہے اور اسے ہمیشہ اپنی آخرت بہتر بنانے کی فکر رہتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات میں بھی محاسبے کی

www.dawateislami.net

ترغیب پر مشتمل ایک مدنی انعام موجود ہے، چُنانچہ

مدنی انعام نمبر 14 پر ہے: "کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم 12 منٹ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعام پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟"

اعمال کے بارے میں غور و فکر کی اَہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث میں باقاعدہ اس کی تَرغیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ۲۸، الحشر:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ ابنِ کثیر میں ہے کہ اپنا مُحاسَبہ کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعْمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1]

احادِیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کی تَرغیب دِلائی ہے، آیئے اس ضمن میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

اِحْتِساب (فکرِ مدینہ) کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے

1. جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے اَنجام کے بارے میں **غور** کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر

---

1 ...تفسیر ابنِ کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ:۱۸، ۱۰۶/۸

www.dawateislami.net

گُزرو اور اگر اس کا نتیجہ غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[1]

2. عَقَل مند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے **نَفْس کا مُحاسَبہ** کرے۔[2]

3. (اُمُورِ آخرت میں) **گھڑی بھر غور و فِکر** کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[3]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں اِحْتِساب کی کس قدر تَرْغیب دِلائی گئی ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں رضائے رَبُّ الاَنام حاصل ہو جائے، ہم دنیا و آخرت میں ذِلَّت و رُسوائی اور شرمندگی سے بچ جائیں، جہنَّم سے چُھٹکارا مل جائے اور جنَّت ٹھکانہ بن جائے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی موت سے غافل ہونے اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھنے کے بجائے سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ (مُحاسبہ) کرنے کی عادت بنائیں کیونکہ ہمیں ابھی مُہلت ملی ہوئی ہے، ہماری زندگی کی سانسوں کا تسلسل جاری ہیں، موت کا فرشتہ ابھی تشریف نہیں لایا، ہوش و حواس اور عقل سب سلامت ہیں، مگر جس دن سانسوں کی مالا ٹوٹی، موت کا فرشتہ آن پہنچا تو لاکھ کوششوں کے باوجود چاہتے ہوئے بھی ہم کچھ نہ کرپائیں گے اور اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جیسا کہ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اعمال کا اس سے پہلے محاسَبہ کرلو کہ قیامت آجائے اور اُن کا حساب لیا جائے۔ (احیاء العلوم، ۱۲۸/۵)

آیئے! اب ہم مُحاسبے کی تعریف سنتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ہم زیادہ اچھے انداز میں اپنے اعمال

---

1 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، التودة والتانی والتبیین، الجزء ۲، ۴۴/۳، حدیث: ۵۶۷۳

2 ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ... الخ، ۱۶۴/۴، حدیث: ۴۶۷۷

3 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، التفکر، ۴۸/۳، حدیث: ۵۷۰۷

www.dawateislami.net

کا محاسبہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں، چنانچہ

محاسبَہ کیا ہے؟

حجۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور نُقصان کی معرفت کے لئے جو غور کیا جاتا ہے اسے **محاسَبہ** کہتے ہیں، لہٰذا اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تاکہ اسے کمی بیشی کا علم ہو جائے تو یہ بھی مُحاسَبہ ہے۔

(احیاء العلوم، ۵/۳۱۹)

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ذہن دیا ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کو **"فکرِ مدینہ"** کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ انسان اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نُقْصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اِصْلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ) کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِخْتیار نہ کرتے تھے، چنانچہ

فاروق اعظم کی فکر مدینہ

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (اپنا محاسبہ فرمایا کرتے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تو نے "کیا عمل" کیا؟۔ (احیاء العلوم، ۵/۳۵۸ ملخصًا)

www.dawateislami.net

ہر دم فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس (40) برس تک نہیں ہنسے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا تو ایسا لگتا جیسے کوئی قیدی ہے جسے گردن اڑانے کے لئے لایا گیا ہے ،جب آپ گُفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آخرت کا مُشاہدہ فرمارہے ہیں اور اسے دیکھ دیکھ کر خبر دے رہے ہیں اور جب خاموش ہوتے تو یہ عالم ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب آپ سے اس قدر خوف زدہ رہنے سے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے بعض ناپسندیدہ اَعمال پر مطلع ہو کر مجھ سے ناراض ہوجائے اور ارشاد فرمادے: "جا!میں تجھے نہیں بخشتا" (تو) اس صُورت میں میرے تمام اَعمال ضائع ہوجائیں گے۔[1]

نَفْس کے مُحاسَبہ کا انوکھا طریقہ

حضرت سَیِّدُنا اِبْراھیم تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حُوروں سے مُلاقات کر رہا ہوں ،اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جَہَنَّم میں ہوں، آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں، تُھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دوزخیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نَفْس سے پوچھا: تجھے ان دونوں میں سے کون سی چیز پسند ہے؟ نَفْس بولا: میرا ارادہ ہے کہ دُنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں، تب میں نے اسے کہا کہ فی الحال تجھے مہلت ملی ہوئی ہے لہٰذا خوب نیک اعمال

1...احیاء العلوم، ۴/ ۵۵۶-۵۵۵

www.dawateislami.net

کر لے۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین میں فکرِ مدینہ کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مُبارک ہستیوں کے نزدیک فکرِ مدینہ (مُحاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیَّت تھی کہ ہر وَقت اپنے اَعْمال کے بارے میں فکرمند رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اَعْمال اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُول ہو کر ہماری مَغْفِرت کا ذریعہ بنیں گے یا مَرْدُود ہو کر ہماری ہلاکت کا سبب ثابِت ہوں گے۔ ذرا سوچئے! جب یہ مَقْبُولانِ بارگاہ اس قدر اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اَہمیَّت اور نہ کرنے کا نُقْصان کیا ہوتا ہے یہ اِس مثال سے سمجھئے! جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصَد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ یا سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریری طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، نیز جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے اُسے دُرُست کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعامَلات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو درکِنار، اُلٹا نُقْصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ "خوابِ خرگوش" (یعنی غفلت کی گہری نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص "کاروبارِ آخرت" میں نفع کمانے کا آرزو مَنْد ہو اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص ۵۴۶ ملخصًا

www.dawateislami.net

گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو شخص اس طرح اپنا اِحْتِساب جاری رکھے گا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے "خوابِ غفلت" کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ جہنّم میں داخلے کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔(وَالْعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "مَدَنی اِنعامات" بصُورت سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دینی طالبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے لئے 40 اور خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات ہیں۔

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے دعائے عطار

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کا سلسلہ کیوں شروع فرمایا اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "(تاکہ) مَدَنی کام میں ترقی، اَخلاق تربیت و تقویٰ ملے اس غَرَض سے میں نے **"مَدَنی انعامات"** کا سلسلہ شروع کیا۔(جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص ۲۵) جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا **"مَدَنی انعامات"** پر عمل ہے تو دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جاتا ہے یا سنتا ہوں کہ فُلاں نے زبان اور آنکھوں کا یا ان میں سے کسی

www.dawateislami.net

ایک کا"**قفلِ مدینہ**" لگایا ہے تو عجیب کیف و سُرُور حاصل ہوتا ہے۔" "**مَدَنی انعامات**" کے مُطابق عمل کرنے والوں کو امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس طرح اپنی دعاؤں سے نواز رہے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینہ منورہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے کبھی بھی آپ کی خوشیاں ختم نہ ہوں، حیات و مَمات (یعنی زندگی و موت)، بَرزَخ و سَکَرات (حالتِ نزع) اور قیامت کے جاں سوز لمحات میں ہر جگہ مَسرّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنتُ الفِردَوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوار عطا فرمائے۔ (جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص ۳۳)

تو ولی اپنا بنالے اس کو ربّ لم یَزل
"مدنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مدنی انعامات کی اہمیت

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! "مَدَنی انعامات" کا عظیم تحفہ نہ صرف اَسْلاف رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے **بعض** اسلامی بھائی عطار کے دوست، **بعض** عطار کے پیارے، **بعض** محبوبِ عطار اور کچھ تو عطار کے منظورِ نظر بھی بننے کی سعادت پاسکتے ہیں، ان مدنی انعامات پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں نیز تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے اپنے ہی ضمیر سے

www.dawateislami.net

فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ در حقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور جہنَّم میں لے جانے والے اَعمال سے بچنے کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بد حالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصلاح کا ایک انوکھا طریقہ اِختیار فرمایا ہے، تاکہ ہم روزانہ وقتِ مُقرّرَہ پر فکرِ مدینہ پر اِستِقامت حاصل کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ وطالبات روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے پاکٹ (جیبی) سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکَرَم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں نیز پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

کتاب "فِکرِ مدینہ" کا تعارُف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! فِکرِ مدینہ کے بارے میں تَفصِیلی معلومات حاصل کرنے، فکر مدینہ پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مُشتَمِل کتاب "**فکرِ مدینہ**" کا مُطالعہ نِہایت مُفید ہے۔ اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے) کی ضرورت و اَہَمِّیَّت، اِس کے فَوائد، قرآن و حدیث کی روشنی میں خُود اِحتِسابی کرنے کا ثُبوت اور بُزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مُختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ تمام اسلامی بہنوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اس کتاب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرماکر اس کا مُطالعہ کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

www.dawateislami.net

نَجات کا بہترین ذریعہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! مَدَنی اِنعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نَجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو شاید غَلَط نہ ہو گا، کیونکہ ان میں سے بعض مَدَنی اِنعامات فَرائِض پر، بعض واجِبات پر اور بعض سُنَن و مُستَحَبّات پر مُشْتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخْرَوی نَجات کا باعث ہیں، آیئے! اِن میں سے چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 1 میں ہے: **"کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی تَرْغِیب دِلائی؟"**

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بلاشبہ اچھی نیت کرنا ایک ایسا عمل ہے جو محنت کے اعتبار سے بے حد ہلکا، لیکن اجر و ثواب کے لحاظ سے بے حد عظیم ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر نیک عمل سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیں حتّٰی کہ کھانے، پینے سونے، لباس پہننے اور نکاح کرنے میں بھی اچھی نیت شامل حال ہو۔ مثلاً کھانے پینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر قوت حاصل کرنے کی نیت ہو۔ لباس پہنتے وقت یہ نیت ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی پوشیدہ چیزیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کے اظہار کی نیت ہو۔ سونے سے یہ مقصود ہو کہ جو عبادات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کی ہیں ان کو ادا کرنے میں مدد حاصل ہو۔ نکاح کرنے میں پاکدامنی حاصل کرنے اور حرام سے بچنے کی نیت ہو۔

آیئے! بزرگانِ دین کی زبانی نِیَّت کی اہمیت وفضیلت پر مشتمل چند نصیحت آموز اقوال سنتے ہیں:

بزرگانِ دین سے منقول ہے: اکثر چھوٹے اَعمال کو نِیَّت بڑا کر دیتی ہے اور بہت سے بڑے بڑے اعمال نِیَّت کی وجہ سے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ (قوت القلوب، الفصل الثامن والثلاثون...الخ، ۲/۲۶۸)

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اعمال کا سُتُون نِیَّتیں ہیں، عمل نِیَّت**

www.dawateislami.net

کا محتاج ہے تا کہ اس کی وجہ سے بہتر ہو جائے جبکہ نِیَّت بذاتِ خُود خیر (بھلائی) ہے اگر چہ کسی رُکاوٹ کی وجہ سے عمل دشوار ہو جائے۔(احیاء العلوم،۵/۲۲۳)حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: پہلے کے لوگ عمل کے لئے اس طرح نِیَّت سیکھتے تھے جس طرح عمل سیکھتے تھے۔ بعض عُلمائے کرام نے فرمایا: عمل سے پہلے اس کی نِیَّت سیکھو اور جب تک تم نیکی کی نِیَّت پر رہو گے بھلائی پر رہو گے۔ (قوت القلوب، ۲/۲۶۸)

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عفْو میری ہر خطا

(نیکی کی دعوت، ص۹۳)

اچھی نِیَّت پر اِنعامِ ربُّ الانام

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصالحین"** صفحہ نمبر 31 پر ہے: منقول ہے کہ **بنی اسرائیل** کا ایک شخص قَحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹیلے کے قریب سے گزرا تو دل میں کہا: اگر یہ رَیت غَلّہ ہوتی تو میں اسے لوگوں پر صَدَقہ کر دیتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دَور کے نبی عَلَيْهِ السَّلَام پر وَحی بھیجی کہ اس سے فرماؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرا صَدَقہ قبول کر لیا ہے اور اچھی نیت کے بدلے تجھے اتنا ثواب دیا کہ جتنا اس وقت ملتا جب یہ ریت غَلَّہ ہوتی اور تو اسے صَدَقہ کر دیتا۔ (قوت القلوب، ۲/۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر ۲ میں ہے:

کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں ادا فرمائیں؟ (اپنے گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ مخصوص کرنا

www.dawateislami.net

مستحب ہے اسے مسجد بیت کہتے ہیں)

قِیامت کاسب سے پہلا سُوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فَیض گَنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:"قِیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نَماز کا سُوال ہوگا۔ اگر وہ دُرُست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوا اور اسنے نقصان اٹھایا۔"

(کَنزُ العُمّال، ج۷ ص۱۱۵ رقم ۱۸۸۸۳)

نَمازی کیلئے نور

سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالی علیہ وَاٰلِہٖ وسلم کا ارشادِ معظم ہے،:"جو شخص نَماز کی حفاظت

کرے، اس کی لیے نَماز قِیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے اس کی لیے بروزِ قِیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نجات۔ اور وہ شخص قِیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف کے ساتھ ہوگا۔"

(مَجمَعُ الزّوَائِد ج۲ ص۲۱ حدیث ۱۶۱۱)

کون، کس کے ساتھ اٹھے گا!

اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذَہَبی علیہ رحمۃ اللہِ القَوی نقل کرتے ہیں بعض عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: بے نَمازی کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور اُبَیّ بن خَلَف) کے ساتھ اس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عُموماً دولت، حُکومت، وَزارت اور تجارت کی وجہ سے نَماز کو ترک کرتے ہیں۔ جو حُکومت کی مشغولیَّت کے سبب نَماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر (یعنی اٹھایا جانا) فرعون کے ساتھ ہوگا، جو دولت کے باعث نَماز ترک کریگا تو اُس کا قارون کے ساتھ حشر

www.dawateislami.net

ہو گا۔ اگر ترکِ نماز کا سبب وَزارت ہو گی تو فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ ہو گا اور اگر تجارت کی مصروفیت کیٔ وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو۔ مکۂ مکرّمہ کے بہُت بڑے کافر تاجِر اُبَی بِن خَلَف کے ساتھ بروزِ قِیامت اٹھایا جائے گا۔

(کتابُ الکبائِر ص ۲۱)

۔اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا یہ نیک لوگ تکلیف و بیماری میں بھی مسجد کی حاضری اور باجماعت نماز کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتے تھے ،چنانچہ

صحابیِ رسول حضرتِ سیّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوتے حضرتِ سیّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جان کنی کی تکالیف میں تھے کہ مغرب کی اذان شُروع ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو !(اور مجھے مسجد پہنچاؤ) عرض کی گئی : آپ بیمار ہیں، ارشاد فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بُلاوے کو سنوں اور قبول نہ کروں !(یعنی ایسا کرنا میری برداشت سے باہر ہے) چُنانچہ لوگ آپ کا ہاتھ تھام کر مسجد لے آئے اورآپ مغرب کی جماعت میں شامل ہو گئے ،ابھی ایک رکعت ہی ادا کرپائے تھے کہ آپ کی رُوح قَفَسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (سیر اعلام النبلاء، عامر بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، ۶/ ۵۲)

مدرسۃُ المدینہ کا تعارف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کردہ واقعے سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیۓ کہ جو کئی بار نماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں پڑھنے سننے کے باوجود بیماری تو بیماری صحت کی حالت میں بھی نماز پڑھنے کو تیار نہیں جبکہ بعض تو معمولی دردِ سر اور نزلہ زُکام کے سبب بھی نماز ترک کر دیتے ہیں لہٰذا خود بھی نماز کی عادت بنایئے اوراپنے بچوں کو بھی نماز اور سُنَّتوں کا عادی بنایئے۔ اَلْحَمْدُ

www.dawateislami.net

لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی منوں اور مدنی منیوں کی مدنی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ مدرستہُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہے۔ جس میں بچوں کو دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھایا جاتا ہے، سنتوں کا عامل بنایا جاتا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کو تَجوید و قرأت کے ساتھ قُرآنِ پاک کی تعلیم دلوانے، ان کی اَخلاقی تربیت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور انہیں اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرستہُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

عطا ہو شوق مَولیٰ مَدرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جس طرح خُود پیکرِ شرم وحَیا اور نگاہوں کی حفاظت کے مُعاملے میں بہت حسّاس ہیں اسی طرح مدنی انعامات کے ذریعے اپنے مُریدین و مُتعلقین کو باحَیا بنانے اور نگاہوں کی حفاظت کا ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہے، چُنانچہ مدنی انعام نمبر37 ہے: **کیا آج آپ نے اپنے گھر کے برآمدوں سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟**

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! علمِ دِین سے دُوری کے سبب بعض لوگ گھروں کے دروازوں میں بِلاجِھجک جھانکنے کی آفت میں مُبتلا نظر آتے ہیں، بالفرض دروازہ کُھلا نہ ہو تو اُچک اُچک کر جھانکتے ہیں، دراڑ میں سے جھانکتے ہیں، کھڑکی میں سے جھانکتے ہیں، پردہ ہٹا کر جھانکتے ہیں اور اس بات کی بالکل بھی پرواہ نہیں کرتے کہ کوئی اپنے گھر میں کس حالت میں بیٹھا ہوگا۔ یاد رکھئے! کسی کے گھر میں جھانکنے کی شریعت میں سختی سے مُمانَعت ہے۔

حُضُور تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اجازت ملنے سے پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے سِتْر کو دیکھا اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا، حتی کہ اس کے دیکھنے کے وقت اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ دے تو اِس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دلاؤں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہیں تھا اور وہ کھلا ہوا بھی تھا، لہٰذا اُس نے (بِلا قصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی الاستیذان... الخ، ۳۲۴/۴، حدیث: ۲۷۱۶) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ "اسے شرم نہ دلاؤں گا" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آنکھ پھوڑ دینے والے کو نہ تو کوئی سزا دوں گا نہ ملامت کروں گا کیونکہ یہاں قُصور اس جھانکنے والے کا ہے (یاد رہے!) احناف کے نزدیک یہ فرمانِ عالی ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے ورنہ اس آنکھ پھوڑنے والے سے آنکھ کا قِصاص ضَرور لیا جائے گا ربّ تعالیٰ نے فرمایا: آنکھ تو آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جاسکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے عوض۔
(مرآۃ المناجیح، ۲۵۷/۵)

ہمارے اسلاف دوسروں کے گھروں میں تانک جھانک کرنے کو کس قدر معیوب جانتے تھے، آیئے! اس ضمن میں 2 عبرت آموز حکایات سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما اپنے ایک مُصاحِب کے ساتھ کسی شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ جب اس کے گھر میں داخِل ہوئے تو ان کا رفیق اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے فرمایا: اگر تیری دونوں آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوتیں تو تیرے لئے بہتر تھا۔
(الادب المفرد، ص ۳۳۳، حدیث: ۱۳۰۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے کہ بلا ضرورت گھروں میں جھانکنا کس قدر تباہ

www.dawateislami.net

کُن ہے لہٰذا عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس بُری آفت سے خود کو بھی بچایئے، اپنے گھر والوں اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی بچنے کی ترغیب دلایئے اس کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے کئی موذی امراض سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کے ذریعے مسلمانوں کے عیوب اور ان کے رازوں کی پردہ پوشی کی بھی ترغیب دلائی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 37 میں فرماتے ہیں: **"آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مطّلع ہو جانے پر اس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بلا مصلحتِ شرعی) اس کا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خیانت تو نہیں کی؟"**

عُموماً بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے عُیوب تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب اس مذموم مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو موقع ملتے ہی لوگوں کے سامنے اس کی خامیاں بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض پیٹ کے ہلکے لوگوں میں یہ بُری خصلت ہوتی ہے کہ کوئی ان پر کتنا ہی اعتماد کرتے ہوئے اپنے راز کی بات بتائے اور کسی کو نہ بتانے کی تاکید بھی کرے مگر یہ لوگ حسبِ عادت سب کے سامنے ان کے راز فاش کرتے اور ان کی عزت تار تار کرتے اور کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑتے۔ لوگوں کے عُیوب بیان کرنے اور ان کے راز فاش کرنے والے دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخرت میں بھی رُسوائی ان کا مُقدَّر بنتی ہے، آیئے! اس ضمن میں تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا

www.dawateislami.net

1. اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرما دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔[1]
2. طعنہ دینے، غیبت و چُغل خوری کرنے اور بے گُناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[2]
3. جب دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو رازدار بنائیں تو ایک کیلئے دوسرے کا وہ راز فاش کرنا جائز نہیں جس کا فاش ہونا پہلے کو ناگوار گزرے۔ (شعب الایمان، حدیث: ۱۱۱۹۱، ۷/۵۲۰)

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! مَدَنی اِنعامات کے ذریعے جہاں فرائض و واجِبات پر اِستِقامت حاصل ہوتی ہے، وہیں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک مُعاشرتی اور اَخلاقی خامیوں (یعنی کمزوریوں) کو دُور کرنے کا موقع بھی مِلتا ہے لہٰذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار، سچّے عاشقِ رسول اور باعمل مُسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی اِنعامات کو ضرور اپنانا چاہیے، یہ مَدَنی اِنعامات راہِ نجات اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہیں

1 ...شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/۲۹۶، حدیث: ۶۷۰۴
2 ...الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الترہیب فی النمیمۃ، ۳/۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳

www.dawateislami.net

اور بالخُصوص گُناہوں کے مَرَض کے لئے تِریاق (دَوا) ثابت ہوتے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے، اگر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر بَصَمِیْمِ قَلْب (سچّے دل سے) اِن کو قبول کر کے اِن پر عمل شُروع کر دِیا تو جیتے جی بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بر کتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُکونِ قَلْب نصیب ہو گا، باطِن کی صَفائی ہو گی نیز خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے کے چشمے آپ کے قَلْب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مَدَنی اِنعامات پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لِہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حِیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا مگر آپ ہمّت مَت ہارِیئے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضا ہر کام کا اِک وقت ہے ۔۔۔ دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی اِنعامات کی بر کات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! مدنی انعامات پر عمل، درحقیقت قرآن وحدیث کے بعض اَحکامات اور بُزرگوں کے معمولات پر عمل کرنا ہے، اِن پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں کہ جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا مثلاً نیک اور جائز کاموں میں اچھی اچھی نیّتیں کر کے ثواب بڑھانے کا موقع ملتا ہے **مدنی انعامات** کی بر کت سے فرائض واجِبات یعنی نمازوں کی اَدائیگی کی پابندی نصیب ہوتی ہے **مدنی انعامات** نفل روزوں کی عادت بنانے کا ذریعہ ہیں **مدنی انعامات** پر عمل سے اَوْرَاد و وظائِف پر اِستِقامت نصیب ہوتی ہے **مدنی انعامات** سے امیرِ اہلسُنّت، عُلَمائے اہلسُنّت کی کُتُب کے مطالعے کا شوق

www.dawateislami.net

پیدا ہوتا ہے **مدنی انعامات** قرآنِ پاک سیکھنے، روزانہ تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا ذریعہ ہے **مدنی انعامات** پر عمل کی برکت سے نیکی کی دعوت کے فضائل نصیب ہوتے ہیں **مدنی انعامات** فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جُھوٹی باتوں، چُغلیوں، وعدہ خِلافیوں، طَنز ودِل آزارِیوں، قَہقَہوں، حَسَد، تکبّر، نِفاق، رِیاکاری اورخِیانت جیسے مُعاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی اَفعال و حَرکات سے نفرت دلاتے ہیں **مدنی انعامات** ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع وہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شِرکت کا ذریعہ ہیں **مدنی انعامات** پر عمل کرنے سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت ملتی ہے۔ آپ بھی اِخلاص واِستِقامت کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ آخرت کیلئے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا رہے گا۔

مَدَنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جَھڑی

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آج کے ہمارے بیان کا موضوع تھا **"فیضان مدنی انعامات"** جس میں ہم نے مدنی انعامات کے حوالے سے مدنی پھول حاصل کئے چنانچہ ہم نے سنا کہ

فکرِ مدینہ کرنا بزرگوں کا پسندیدہ طریقہ ہے قرآن و حدیث میں جابجا احتسابِ عمل کی ترغیب دلائی گئی ہے عاملین مدنی انعامات سے امیر اہلسنت خوش ہوتے ہیں عاملین مدنی انعامات کو امیر اہلسنت کی دعاؤں کا صدقہ نصیب ہوتا ہے۔ عاملین مدنی انعامات کو قرآن و حدیث میں بیان کردہ بعض احکام پر عمل اور بزرگوں کے بعض معمولات اپنانے کی سعادت میسر آتی ہے مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہے مدنی انعامات راہ نجات ہے ۔ مدنی انعامات کا تحفہ اسلافِ کرام کی یادیں تازہ کرتا، گناہوں سے نجات دلاتا، نمازی اور سنتوں کا پیکر بناتا

ہے الغرض مدنی انعامات پر عمل دنیاو آخرت میں سرخروئی کا نہایت بہترین ذریعہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8مدنی کاموں میں سے مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھی میٹھی اسلامی بھنو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے دعوتِ سلامی کے 8مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ مدنی انعامات پہ عمل کرنے کی بڑی مدنی بہاریں ہیں ۔ آیئے

آپکی ترغیب کے لئے ایک اِیمان اَفروز مدنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتی ہوں چُنانچہ

مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے چل مدینہ کی سعادت مل گئی.

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ الحمدللہ عزوجل ہمارا گھرانہ آقائے نعمت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایک عظیم المرتبت خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہے. سیّدی اعلیٰحضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت کے وہ خلیفۂ مکرّم میری والدۂ محترمہ کے ناناجان تھے اور ہمارے تمام اہلخانہ اُنہیں کے دست مبارک پر بیعت تھے۔ان سے بیعت کی برکت سے الحمدللہ عزوجل سیدی اعلیٰحضرت کی محبت وعقیدت رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے تھی، لیکن عملی زندگی میں ہماری مثال کورے کاغذ کی سی تھی بالخصوص نمازوں پابندی سے

www.dawateislami.net

محرومی تھی نیز فیشن پرستی اور گانے باجے سننے کی نحوست چھائی تھی، غصہ اور چڑچڑاپن ہماری عادتِ ثانیہ تھی۔ میرے پھوپھی زاد بھائی نے (جو کہ دعوت اسلامی کے مدنی حول سے وابستہ تھے) انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بھائی کو بھی دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نہ صرف دعوت دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شروع کر دیا۔ بھائی جان سنتوں بھرے اجتماع سے واپسی پر اجتماع کی روداد سناتے جس میں سیدی اعلیٰحضرت کا ذکرِ خیر سننے کو ملتا جسکی وجہ سے مجھے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے اپنائیت سی محسوس ہونے لگی الحمدللہ عزوجل اسی اپنائیت کی سوچ نے مجھے پہلی بار 1985 کے سالانہ سنتوں بھرے اجتماع کی خصوصی نشست میں شرکت پہ ابھارا۔ چنانچہ میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئی جہاں میں نے پردے میں رہ کر سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے بیان سنا اور رقت انگیز دعا مانگی۔ الحمدللہ عزوجل اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ کرنے سعادت نصیب ہوئی، فکرِ آخرت ملی۔ جس پہ استقامت پانے کے لئے میں نے مدنی انعامات پہ عمل کرنا شروع کر دیا، الحمدللہ عزوجل مدنی انعامات پہ عمل کی برکت سے مجھے چل مدینہ کی سعادت نصیب ہو گئی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نبوت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا

www.dawateislami.net

(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

؟ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداود، ج۴ص ۴۲۰ حدیث۵۰۹۵) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی؟ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (اَیضاً۔ حدیث۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی؟ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مثلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے؟ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

www.dawateislami.net

گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اوراللہ عزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲ ص ۱۱۸) ❓ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❓ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ❓ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلًا کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، میں ہوں!" "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ❓ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے اِنتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

www.dawateislami.net